

پانی نہ تھا۔ انہوں نے اسی طرح بغیر وضو کے نماز پڑھ لی۔ پھر رسول اللہ ﷺ کو اس بات کی خبر دی تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمادی۔“ (صحیح البخاری: 336)

یعنی آیت تیمم کے نزول سے پہلے پانی نہ ہونے کی صورت میں صحابہ کرام نے نماز ادا کر لی تھی۔ گویا ان کے پاس نہ پانی تھا، نہ مٹی، کیونکہ مٹی کے استعمال کی ابھی اجازت نہیں تھی۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث سے یہی مسئلہ ثابت کیا ہے، ان کی ترویج یہ ہے:

بَابُ إِذَا لَمْ يَجِدْ مَاءً وَلَا تُرَابًا .

”اس صورت حال کا بیان جب نمازی کو نہ پانی ملے نہ مٹی۔“

شرح صحیح بخاری، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (773-852ھ) فرماتے ہیں:

فَفِيهِ دَلِيلٌ عَلَى وُجُوبِ الصَّلَاةِ لِفَاقِدِ الطَّهْوَرَيْنِ، وَوَجْهُهُ أَنَّهُمْ صَلَّوْا مُعْتَقِدِينَ وُجُوبَ ذَلِكَ، وَلَوْ كَانَتِ الصَّلَاةُ حِينَئِذٍ مَمْنُوعَةً لَأَنْكَرَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ . ”یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ پانی اور مٹی دونوں نہ ملنے کی صورت میں بھی نماز فرض ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صحابہ کرام نے اس موقع پر نماز کو فرض سمجھتے ہوئے ہی اسے ادا کیا تھا۔ اگر ایسی حالت میں نماز ممنوع ہوتی تو نبی اکرم ﷺ ان کو اس سے منع فرماتے۔“ (فتح الباری: 440/1)

سوال (۴۷): نفاس (بچے کی ولادت پر جاری ہونے والے خون) کی

کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مدت کیا ہے؟

جواب: نفاس کی کم سے کم مدت مقرر نہیں، البتہ زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تَجَلَّسُ النِّفْسَاءُ نَحْوًا مِّنْ

أَرْبَعِينَ يَوْمًا . ”نفاس والی عورت (زیادہ سے زیادہ) قریباً چالیس دن نماز روزے

سے رُکے گی۔“ (مصنف ابن أبي شيبة: 28/4، السنن الكبرى للبيهقي: 341/1، وسنده صحيح)

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وَقَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَالتَّابِعِينَ، وَمَنْ بَعْدَهُمْ، عَلَى أَنَّ النِّفْسَاءَ تَدْعُ الصَّلَاةَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، إِلَّا أَنْ تَرَى الطُّهْرَ قَبْلَ ذَلِكَ، فَإِنَّهَا تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي، فَإِذَا رَأَتْ الدَّمَ بَعْدَ الْأَرْبَعِينَ، فَإِنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا: لَا تَدْعُ الصَّلَاةَ بَعْدَ الْأَرْبَعِينَ، وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ، وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَابْنُ الْمُبَارَكِ، وَالشَّافِعِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَإِسْحَاقُ. ”نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام، تابعین

عظام اور بعد کے اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ نفاس والی عورت چالیس دن تک نماز نہیں پڑھے گی، ہاں اگر وہ اس سے پہلے پاک ہو جائے تو غسل کر کے نماز شروع کر دے گی۔ اگر وہ چالیس دن کے بعد بھی خون دیکھے تو اکثر اہل علم کے نزدیک وہ نماز پڑھتی رہے گی۔ اکثر فقہائے کرام کا یہی قول ہے۔ یہی بات امام سفیان ثوری، امام عبد اللہ بن مبارک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہم نے کہی ہے۔“

(سنن الترمذی، تحت الحديث: 139)

اس بارے میں ساری کی ساری احادیث ”ضعیف“ ہیں۔ اجماع امت نے ان سے مستغنی کر دیا ہے۔

سوال ۱۵: حمل ساقط ہونے کے بعد عورت کو جو خون آتا ہے، کیا وہ نفاس کا ہوگا؟

جواب: اسقاطِ حمل (Miscarriage) کی صورت میں دیکھنا ہوگا کہ حمل واضح ہے یا نہیں۔ اگر وہ واضح ہے تو خون نفاس کا ہی ہوگا۔ حمل نوے دن میں واضح ہو جاتا ہے۔ اگر حمل واضح نہیں تو وہ خون نفاس کا نہیں۔